سوال

(185) زمین رکھ کر روپیہ لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص عبدالکریم دوسرے شخص عبدالقادر سے کہتا کہ میں سخت ضرورت مند ہوں۔ تم مجھ کو پچاس روپیہ دو اوراس کے بدلے میری جائداد کا کچھ حصہ لے لو۔ جب میں تمہیں روپیہ واپس کروں گا اس وقت جائداد واپس لے لوں گا۔ اوراگر زیادہ دیر لگے تو روپیہ یا چار روپیہ فی سال کٹتا جائے گا اوراس طرح سار

2۔ اوراگر کوئی شخص یہ کہے تم مجھ کو چالیس روپیہ دو اوران کے بدلہ میں میری جائداد کا کچھ حصہ آٹھ سال کے لئے لے لو۔ ہر سال پانچ روپیہ کٹتا جائے گا اورآٹھ سال کے بعد میں زمین لے لوگا۔ کیا یہ جائز ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

1۔ رہن کا یہ طریقہ ناجائز ہے۔ اولاً اس لئے راہن مرتہن سے کہتا ہے کہ جب میں تمہیں روپیہ واپس دوں گا اس وقت اپنی مرہونہ جائداد واپس لوں گا۔ توجب تک راہن روپیہ واپس نہ کرے مرتہن اس کی مرہونہ جائداد سے فائدہ اٹھاتا رہے گا اوریہ قرض جر منفعہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے کیوں کہ

ثانیاً: اس لئے کہ جائداد مرہونہ کی آمدنی اورپیداوار کا لحاظ کئے بغیر ہر سال صرف دوچار روپیہ کٹنے کی تعیین صحیح نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں بھی سود کا قوی امکان ہے۔ ہوسکتا ہے کہ پیداوار کسی سال کم ہو اور کسی سال زیادہ۔ ونیز ہوسکتا ہے کہ پیداوار اور آمدنی مرتہن کے کل اخراجات سے اور دوچار روپیہ ے

ج 2۔ یہ دوسری صورت رہن کی اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ہر سال پانچ روپیہ کٹنے اوروضع ہونے کی تعیین نہ کی جائے اورنہ رہن ک مدت مقرر کی جائے بلکہ یوں معاملہ رہن کا کیا جائے کہ مرتہن کے اخراجات سے جس قدر زیادہ پیداوار ہوگی وہ دین میں محسوب ہوتی جائے گی خواہ وہ دوروپیہ کی ہو یا آٹھ کی یا پانچ

عن روى عن سمرة مرفوعا من ارتهن ارضا بدين عليه فانه يقضى من ثمرتها ما فضل من نفقتها يعنى ذلك من دينه (رواه الطبرانى فى الكبير قال الهيثمى قال فى مجمع الزوائد فى اسناده مساتير وفى ومسند عبدالرزاق عن طاووس قال فى كتاب معاذ بن جبل : "من ارتهن أرضا فهو يحسب ثمرها لصاحب الرهن كنز العمال 248/3)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الرہن

صفحہ نمبر 383

محدث فتویٰ